رجسٹرڈ ایل ۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

سنہ ۱۳۱۸

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۳۷ دار الامان قادیان ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء جلد ۵

چٹھی حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب

منشی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے کل سے ہمارے حضرت پوری صحت سے ہیں۔ پرسوں عصر کے وقت آئے فرمایا طبیعت بہت علیل ہے۔ دعا کرنی چاہیئے مجھے اس لفظ سے رقت ہوئی میں نے عرض کیا کہ آپ وہ ہیں جنکی نسبت خدا تعالےٰ کہہ چکا ہے اَنْتَ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کو آپکے درجات کی ترقی بہت ہی منظور ہے کہ ایکطرف تو آپ کے سپرد اس کثرت سے کام کر دئے ہیں کہ اُن کے تصور سے قوی سے قوی زہرہ آدمی کی پیٹھ ٹوٹ جاتی ہے اور اُسپر اسقدر بیمار ہونگا ہجوم مسکرا کر فرمایا ہاں یہ تو ہمیں یقین ہے کہ اسمیں اللہ تعالیٰ کے بہت سے مصالح ملحوظ ہیں۔

رات اُس فضول مضمون کا تذکرہ ہوا جو کسی امام دین لاہوری نے اخبار عام میں ابھی شائع کیا ہے کہ اُس نے احمد بیگ والی پیشگوئی پر اعتراض کیا ہے۔ فرمایا اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے خوف سے غور کرے کہ چار شخصوں کی موت کی نسبت ہماری پیشگوئی تھی جنمیں سے تین ہلاک ہو چکے اور ایک (داماد) باقی ہے تو اُسکی روح کانپ جائے گی کہ کس دلیری سے اور کیوں وہ اعتراض کر سکتا ہے۔ اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ خدا تعالےٰ کے مصالح اسمیں ہیں۔

پھر فرمایا خدا تعالیٰ کی عادت ہی کہ راستبازوں کے مخالفوں کی عمریں بھی اُن کے کارخانہ کی رونق کے لیے لمبی کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ قادر تھا کہ ابو جہل اور اُس کے امثال پر مکہ معظمہ میں بیچا اور ناگہاں بجلی پڑ جاتی اور بہت بڑی ایذا پہونچانے سے قبل اُنکا استیصال ہو جاتا مگر اُنکا تار و پود درہم برہم نہ ہوا جب تک بدر کا یوم نہ آیا اگر ایسی ایسی کارروائیاں جلد جلد پوری ہو جائیں تو نبی بہت جلد ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جائے اور وہ گرمی ہنگامہ کیونکر رنگ آرائے چہرۂ ہستی ہو جسکے قیام کے بغیر طرح طرح کے علوم و حکمتیں برروئے کار نہیں آسکیں۔ فرمایا خدا تعالیٰ صادق کو نہیں اُٹھاتا جب تک اُسکا صادق ہونا آشکار نہ کر دے اور ان الزاموں سے اُسکی تطہیر نہ کر دے جو ناعاقبت اندیش اُسپر لگاتے ہیں۔

اسپر پھر آپ نے کل کی ابنار دیا سنائی
فرمایا کیا دیکھتا ہوں کہ محمود کی والدہ
آئی ہیں اور اُن کے ہاتھ میں ایک جوتی
ہے اور مجھ سے کہتی ہیں یہ نئی جوتی آپ
پہن لیں اور پھر میرے ہاتھ میں دیکر
کہا یہ جوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے
دشمن زیر ہے۔

مفتی صاحب کی معرفت کوئی خط آپ
کو پہنچا۔ اُسمیں کئی مطالب [illegible]
تھیں۔ [illegible] کی نسبت کیا تجویز ہوئی۔
میاں [illegible] صاحب کا [illegible] کیونکہ
یہاں سے حضرت بیقرار ہو کر چلے گئے
کہ میرا حضرت جی کے بغیر یہاں ٹھہر نہیں
سکتا ... [illegible] بڑی منت اور دلاکرتے
اُنکو سمجھایا کہ یہاں ٹھہرنا آپ کا آپکے
لئے بہت مبارک ہے اگرچہ حضرت
تشریف نہیں لائے مینے اپنے
تجربے بتائے کہ کسطرح ان مکانوں
میں خدا کی برکت برستی ہے اور اندر
ہی اندر پاکیزگی کیطرف بڑھنے
اور معاصی سے بچنے کی توفیق ملتی
ہے جس طرح حرامکاری کے مکانوں
میں بود و باش کرنے سے دلوں میں
خود بخود ایک قساوۃ اور تاریکی پیدا
ہو جاتی ہے اور صفائی باطن منکدر
ہو جاتی اور پاک توفیق چھین جاتی ہے
اسی طریق پر اُن مکانوں میں جہاں مہبط
انوار الٰہی اور مورد نزول ملائکہ ہوتا
ہے سکونت اختیار کرنے سے دل
قدرتی کشش سے نورانی ہوتے اور
تقوی طہارت کی زینتوں سے آراستہ
ہوتے رہتے ہیں۔ اسی سر کیطرف
اشارہ کرنے کے لئے ہادی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غضب
کی سرزمینوں کے پاس سے استغفار
کرتے ہوئے اور دوڑ کر گذر جایا
کرو۔ اور یہی سر ہے اُس کا جو فرمایا
کہ مسجد نبوی اور مسجد حرام کی نماز اور
مواضع کی نمازوں سے بدرجہا افضل
ہے۔ مینے یقین دلانیکی بہت
کوشش کی کہ میں انوار الٰہی کو اُترتے
دیکھتا ہوں اور میں یہاں رہنے سے
پاتا ہوں کہ بہت سے ایسے گناہوں پر
موت وارد ہونے کے آثار نظر آرہے
ہیں جنکی دوسرے مقامات میں باوجود
تضرعات اور ابتہالات کے آبیاری
ہوتی تھی۔ پھر مینے عرض کیا کہ اس راہ
کے لئے دو باتیں لازم ہیں صبر اور
حسن ظن۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ شہر
کے رہنے والوں کو جو رات دن کی چہل پہل
اور بلیع مشاغل سے دل بستہ ہوتے
ہیں، وہ کبھی سوجھے گا کہ یہاں بسر کرنا دشوار
ہوتا ہے مگر خدا نے ایسا ہی چاہا کہ اُسکا
نور اِسی ویرانہ میں ہی جاگزین ہو گیا ہی سچ
ہے کہ گنج در ویرانہ نامی باشد۔
اگر کوئی میرے جیسا دل رکھتا ہو تو بآسانی
اس بات کو سمجھ لے کہ ایک منزل جو آج
شہروں میں ہزاروں مجاہدوں سے طے
نہیں ہوتی وہ آج ایسے ویرانوں میں
ایک چشم زدن میں طے ہو جاتی ہے
اللہ اکبر شہر وہی ہوا جسمیں اقسام
فسق و فجور کے تعفنات اور سمیات
ملی ہوئی ہیں کیا مناسبت رکھتی ہے
ویرانوں کی پاک ہوا سے جو ایسی
لوثوں سے قطعاً مصفا اور مطہر ہے
خدا کی قدرت دیکھو شام کو حضرت نوراسر
علیہ السلام تشریف لائے۔ خدا جزائے
خیر دے پیر سراج الحق نعمانی کو حضور
کو دیکھتے ہی فرط مسرت اور جوش عشق
سے کیسا پیارا جملہ منہ سے نکالا آپ
پہلے جناب پاک کے منہ کی طرف
دیکھتے ہیں اور پھر میری طرف دیکھکر
فرماتے ہیں دیکھو کیسا پیارا اور پرنور
چہرہ ہے کہ دیکھنے کے ساتھ غم واندوہ
کی ظلمتیں پاش پاش ہو جاتی اور دل
ابتہاج اور مسرت سے بھر جاتا ہے
مجھے پیر صاحب ممدوح کے اس فقرہ
سے اُن کا کمال عشق حضرت موعود علیہ السلام
سے محسوس کر کے از بس لذت پیدا ہوئی
جزاہ اللہ عنی و عن الاسلام خیرا
غرض رات کو حسب معمول مجلس خوب
گرم ہوئی اور جو کچھ خدا تعالےٰ نے
چاہا بیان ہوا۔ آج رات کو بیٹھتے ہی
بات اس سے شروع کی کہ میں آج
کنز العمال کو دیکھ رہا تھا مہدی اور
دجال کی نسبت ۸۵ حدیثیں اسمیں
جمع کی گئیں ہیں۔ سب حدیثوں میں
یہی ہے کہ وہ آتے ہی یوں خونریزی
کرے گا اور یوں خلق خدا کے
خون سے روئے زمین کو رنگین
کرے گا۔ خدا جانے ان لوگوں کو
جو ان احادیث کے وضاع تھے
سفاکی کی کسقدر پیاس اور خلق خدا
کی جان لینے کی کیتنی بھوک تھی۔
اور اُسوقت عقلیں کسقدر موٹی
اور سطحی ہو گئی تھیں۔ یہ بات
اُنکی سمجھ ہی میں نہ آئی کہ اصول
تبلیغ اور ماموریت کے قطعاً خلاف
ہے کہ کوئی مامور آتے ہی بلا اتمام
حجت کے تیغ زنی شروع کر دے
تعجب کی بات ہے ایکطرف تو
آخری زمانہ کو حضرت خیر الانام رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
سے اتنا دور قرار دیا ہے اور ظاہر
ہے کہ جتنا بعد زمانہ نبوت سے
ہوگا اُتنی ہی غفلت اور کسل اور اعراض
عن اللہ کا مرض شدید ہوگا باینہمہ
آخری زمانہ کا مصلح اور مامور ایسا
شخص قرار دیا ہے جو آتے ہی تلوار
سے کام لے اور اتمام حجت کا ایک
لفظ بھی منہ پر نہ لاوے۔ وہ مصلح
کیا ہوا وہ خونریز مفسد ہوا۔ فرمایا
افسوس آتا ہے کہ اسقدر تناقضات
کا مجموعہ وہ حدیثیں ہیں کہ اس سے
زیادہ ہفوات اور لغویات میں
بھی تناقض ممکن نہیں مگر ان لوگوں
کی دانشیں اُنکی بیہودگی تک نہ
نہ جا سکیں

فرمایا میں ان حدیثوں کو پڑھکر کانپ
اٹھا اور [illegible]
درد کے ساتھ [illegible]
تعالےٰ خبر نہ لیتا اور یہ سلسلہ قائم
نہ کرتا جس نے اصل حقیقت سے
خبر دینے کا ذمہ اُٹھایا ہے تو یہ
مجموعہ حدیثوں کا اور تھوڑے عرصہ
کے بعد بیشمار مخلوق کو مرتد کر دیتا

ان حدیثوں نے تو اسلام کی بیخکنی اور خطرناک ارتداد کی بنیاد رکھدی ہوئی ہے۔ فرمایا جبکہ حدیثیں یوں ہی نامراد رہتیں اور انکی بے بنیاد پیشگوئیاں جو محض دروغ بیفروغ اور باطل افسانے ہیں اور کچھ مدت کے بعد آنیوالی نسلوں کے سامنے اسطرح نامراد پیش ہوتیں تو صاف شک پڑ جاتا کہ اسلام بھی اور جھوٹے مہابھارتی مذہبوں کیطرح نرا کتھوں پر مبنی اور بیہودہ مذہب ہے اور آیندہ نسلیں سخت ہنسی اور استہزا سے اسبات کے کہنے کا بڑی دلیری سے موقعہ پاتیں کہ دجال کو خدا بنانے والا اور خدا کی صفات کاملہ میں سے بھی پورا حصہ دینے والا مذہب بھی کبھی مذہب حق اور مذہب توحید کہلانے کا استحقاق رکھ سکتا ہے۔ اسبات کو بار بار اور بڑے جوش سے فرماتے تھے کہ میری جان پر اس تصور سے لرزہ پڑ پڑ جاتا تھا کہ خدا تعالے کے سچے اور پاک اور ابدی مذہب اسلام کے ساتھ کسقدر دشمنی کی گئی ہے اور کس قدر یکبارگی اسکی صف لپیٹنے کا سامان ان حدیثوں کے راہ سے کیا گیا ہے خدا تعالے کا کسقدر شکر ہے کہ اُس نے وقت پر اسلام کی خبر لی اور اپنے مامور موعود کی معرفت ثابت کر دکھایا کہ یہ مجموعے محض باطل اور نکمے خیالات اور بعض قوموں کی خود غرضیوں اور نفسانیتوں اور ذاتی کد و کاوش کے مجموعے ہیں۔ یہاں پہونچے تھے کہ مجھے سخت رقت پیدا ہوئی اور اپنے پیارے محبوب امام کی محبت کا استیلا دل پر ہوا میں نے جوش سے کہا کہ میری طرف پاؤں کیجیے کہ میں چوم لوں مبارک ہو تجھے کہ تو وقت پر آیا۔ تو نے اسلام کی لاج رکھلی تو نے اسلام کے مُنہ کو جسپر مہدی اور دجال کی ناپاک خدائی اور بھیانک خونریز مورت نے "تاریک پردے ڈالدیئے تھے پھر اصلی صورت میں چمکا کر دکھایا۔ واقعی بات ہے اگر حضور والا تشریف نہ لاتے تو ایک زمانہ کے بعد بلکہ تھوڑی ہی دیر کے بعد مسلمان مرتد ہوجاتے اسلئے کہ یہ جھوٹی باتیں کیوں پوری ہوتیں۔ اس کے بعد میں نے کہا اور بڑے جوش اور تشکر کے لہجہ میں کہا کہ اب **شیعہ مذہب** پر بھی موت آگئی اور یقیناً آگئی۔

اب یہ دجل بھی نصرانی دجل کے ساتھ ہی خاک مذلت میں دفن ہو گیا انکی وہ فضول داستانیں جو انھوں نے اُس خونی موعود منتظر کی نسبت وضع کر رکھی ہیں اپنی نامرادی اور ناکامی اور خذلان پر آپ گواہ ہوکر اس مذہب پر یکدفعہ موت وارد کردیں گی۔ درحقیقت کیسے بدقسمت اور بے بنیاد وہ مذہب ہیں جنکی بنیاد افسانوں اور مادی امروں پر رکھی گئی ہو۔ اگر حضرت مسیح کی قبر یقیناً ثابت ہوجائے جیسا کہ اُنکی موت قطعی دلائل سے ثابت ہوگئی ہے اور نصرانیت کے شہتیر کو اس راہ سے گھن تو لگ گیا ہے اب اگر قبر بھی صاف بصاف عیاں ہوجائے جیسے کہ قرائن قویہ پیدا ہو گئے ہیں تو یہ بدقسمت مذہب اُسی وقت اُس مردہ کے ساتھ ہی اُسی گڑھے میں سو گیا اور ایسا ہی بدقسمت شیعیت بھی ان جھوٹے افسانوں کے ساتھ فنا کی ہوا میں پیوست ہوجاویگی اور اسی طرح یادوں سے مٹ جاویگی جیسے موقت الشیوع گیت ایک وقت جوش سے زبانوں پر چڑھتے اور دلوں کو اپنی طرف یکبارگی مائل کرلیتے اور پھر نابود ہو جاتے ہیں اور کوئی اُنھیں زبان پر نہیں لاتا۔ ابھی دو تین دن ہوئے ہیں لاہور کے مطبع شمس الہند میں جو شمس العلماء شائق کے اہتمام میں ہے ہمارے پاس ایک کتاب آئی ہے جسکا نام غایۃ المقصود ہے اور جسے مولوی ابو القاسم شیعہ مجتہد کے بیٹے نے تالیف کیا ہے۔ اسکے مصنف علی حائری نے اس جلد میں اور اسکی پہلی جلد میں پادر ہوا افسانوں کی بناپر اس جھوٹے ناول یا بے مغز افسانے مہدی منتظر کی ضرورت اور انتظار پر بہت خامہ فرسائی کی ہے۔ اور خدا تعالے کے واقعی اور حقیقی اور سچے مہدی موعود و مسیح موعود حضرت میرزا

غلام احمد قادیانی

کے وجود باجود کا انکار کیا ہے۔

اس قوم کی تباہ حالت پر اللہ تعالے بہتر جانتا ہے مجھے کسقدر افسوس اور رحم آیا۔ کہ کیسی ابلہ قوم ہے کہ واقعات پر انکی نظر کبھی نہیں جاتی ان کا عجیب طریق ہے جسکی ابتدا بھی غلط اور انتہا بھی غلط اور درمیان بھی غلط خود غلط اندر غلط۔

خدا تعالی کے وعدوں کے موافق واقعات عالم کے شہادت کے موافق۔ خدا کے کلام کی شہادت کے موافق ایک مقدس انسان ابو بکر صدیق خلیفہ بلافصل کے ہوتے کس جرءت کے ساتھ جو دروغگویم بر روئے تو کا مصداق ہے دریدہ دہنی سے کہے جاتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ بلافصل تھے۔ اور درمیانی سلسلہ کو جنکا نام آئمہ اور اوصیا رکھا ہے نامرادی پر نامرادی اور ناکامی پر ناکامی پیش آتے دیکھکر پھر بھی کہے جاتے اور ملائے چلے جاتے ہیں کہ وہ سب انبیائے معصومین کے ہم پلہ تھے اور انبیاء کیطرح خدا کے موعود اور منتظر خلیفے تھے۔ آخر میں سر من رای کے سرداب میں ہلاک ہوجانے والے

یا غائب کئے گئے ننھے بچہ کو آخر زمانہ کا سلطان قاہر اور ختم الفتن قرار دے رہے ہیں اور اُس کی وہ صفات اور علامات اور کارگذاریاں مقرر کر رکھی ہیں جو نہ کسی نبی کے وجود میں پائی گئیں اور نہ پائی جانی ممکن ہیں۔ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ۲۳ سال کے عرصہ میں وہ کام نہ ہوا جو اس سے ہویدا ہوتا مانا گیا ہے۔ اُس موہوم اور نابود شئے کے انتظار میں آنکھیں سفید کر رہے ہیں درد ناک شعر اُسکے فراق میں پڑھی جاتی ہیں۔ اُسکے ظہور کے لئے وظیفے پڑھے جاتے ہیں۔ اسکی تکلیفوں اور مصیبتوں کے رفع کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ افسوس نادان لوگ کس ضلالت کے ورطہ میں غوطے کھا رہے ہیں۔ ان باطل افسانوں کی پیروی نے انکی عقلوں کو کیسا بیکار کر دیا ہے۔ زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اسلام کی تباہی حد سے بڑھ گئی۔ فتنوں اور ارتداد کی ظلمت نے چاروں طرف احاطہ کر لیا۔ خدا اور رسول اور قرآن کی حد سے زیادہ بے ادبی کی گئی اب مصلح کے ظہور کا وقت ہے اب منتظر موعود کا وقت ہے کہ تباہ شدوں کی خبر لے اور ڈوبتے بیڑے کو طوفان سے بچائے اس حال میں ایک شخص نے دعویٰ بھی کر دیا ہے کہ میں وہی موعود مہدی منتظر علیہ السلام ہوں جو سنۃ اللہ کے موافق انبیاء کے حلّہ میں آیا ہوں اور میرے ساتھ وہ تمام علامات اور صفات اور معجزات ہیں جو تمام راستبازوں کے ساتھ تھے۔ اُس نے نہ صرف دلائل اور بینات اور حجج سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے بلکہ اپنے کاموں سے دکھا دیا ہے کہ وہ واقعی وہی موعود ہے جسکی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اُس نے اپنے اعمال سے۔ اسلام کی عزت رکھکر قرآن کی عزت رکھکر۔ ایک رسول کی نہیں سارے رسولوں کی عزت رکھکر۔ معجزات اور خرق عادات اور دعا کے مسئلہ کو جو مر چکا تھا اپنے کاموں سے زندہ کر کر دکھا دیا ہے کہ وہ وہی موعود ہے جو حسب بشارات الٰہیہ آنے والا تھا۔

غرض ایک واقعی اور حقیقی موعود مہدی جو تمام ہدایات کا مجموعہ ہے موجود ہے اور یہ افسانہ گو افسانوں کے شیدا ایک فرضی خیالی مہدی منتظر کے فراق میں جان کھپا رہے ہیں۔ افسوس کبھی یہ نہیں سوچا کہ اول کس تباہی کی پیشگوئی کی گئی تھی جو اسلام پر آنے والی تھی اور پھر کس قوم کی نسبت پیشگوئی تھی جس کے ظالم ہاتھوں سے وہ تباہی اسلام پر آنے والی تھی اور پھر کس موعود کی خبر دی گئی تھی جو اس قوم تباہ کن کے بیداد گر ہاتھ سے اسلام کو بچانے کے لئے آنا موعود تھا قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آخری زمانہ میں نصاریٰ کا فتنہ ہوگا اُس قوم کا فتنہ ہوگا جو خدا کے ایک بندہ کو خدا کا بیٹا بنائیں گے اور کفارہ کے قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے تمام راستبازوں کو سخت بدی سے یاد کرینگے۔ اسلام پر اُن کے ہاتھ سے سخت تباہی آئے گی۔ اب اُس وعدہ اور خبر کے موافق وہ محیط اور عالمگیر فتنہ پڑا۔ اتنے میں ایک شخص نے دعویٰ کیا اور گرفتاران تباہی کو للکار کر کہا کہ تسلی رکھو گھبراؤ نہیں میں آ گیا ہوں۔ میں نوح ہوں جسکا وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ کے طوفان ضلالت کے وقت آویگا۔ میں مہدی ہوں جسکی بشارت تھی کہ وہ اُسوقت آوے گا جب کہ دنیا ضلالت سے بھر جاوے گی اور ہدایت اور ایمان ثریا پر اُٹھ جائیں گے میں خدا تعالیٰ کے دبستان سے سیکھکر اور اُسی ہادی سے ہدایت یافتہ ہوکر آیا ہوں۔ میں محمد اور احمد ہوں جو ضروری تھا کہ اسوقت ظاہر ہوتا۔ اس لئے کہ جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعثتیں مقدر تھیں ایک بعثت تکمیل ہدایت کیلئے دوسری تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔ پہلی بعثت ہو چکی کہ دین آپ کے وقت میں کامل ہو چکا اور **اکملت لکم دینکم** نے اسپر مہر صداقت کر دی۔ دوسری بعثت اشاعت ہدایت کامل طور پر جو اس دعوے سے سمجھی جاتی تھی **انی رسول اللہ الیکم جمیعًا** اس امر کی مقتضی تھی کہ ساری دنیا پر آپ کی ہدایت پہونچ جاوے اب خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ **لیظہرہ علی الدین کلہ** مجھے پیدا کیا ہے اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ بروز یا بعثت ہوں جسکے ذریعہ سے مقدر تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت ہو۔ تمہارے مفسرین بھی اس آیت کے **لیظہرہ علی الدین کلہ** یہی معنے کرتے چلے آئے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اس کے وقت میں ہی ہدایت کامل طور پر شائع ہو گی اور اسلام کا اظہار کل دینوں پر ہوگا۔ غرض ایک شخص نے دعویٰ کیا اور نصاریٰ کے فتنوں کا پورا مقابلہ اور ان موذی اصولوں کا پورا استیصال کر کے ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت وہی ہے جو ایسے وقت میں آنے والا تھا معلوم نہیں شیعوں نے اس افسانہ کے تراشنے کے وقت کبھی ان پہلوؤں پر

بھی غور کی ۔ کس طرح غور کرتے اور پھر جھوٹ کسطرح کھلتا ۔ افسوس اُس قوم پر جو نابیناؤں کیطرح ٹھوکر کھاتی چلی جاتی ہو اور کوئی جادۂ مستقیم اس کے آگے نہ ہو اور نہ رفتار کی کوئی غرض و غائت ہو۔

غایت المقصود کو پڑھتے ہوئے مجھے ایک مقام پر پہونچکر سخت افسوس آیا اور رحم بھی شیعوں کے حال پر آیا کہ کس انتظار و شوق سے اُس موہوم منتظر کو پکار رہے ہیں اُس نادان یورپین بچہ کیطرح جو جہاز کے ایک کنارہ پر اپنے باپ کے حکم سے کھڑا ہوا تھا اور اُس جہاز کو آگ لگ گئی اور پہلے وہ حصہ جلکر راکھ ہوگیا جسپر اُسکا باپ متعین تھا ۔ پھر آگ کے بھوکے شعلے اُس حصہ کی طرف لپکے جسپر وہ لڑکا کھڑا تھا وہ اپنے باپ کو پکارتا اور جوں جوں شعلے نزدیک ہوتے چیخ چیخ کر پکارتا کہ اے باپ کیا میں کھڑا رہوں آخر مردہ باپ کیطرف سے کوئی جواب نہ پاکر اُن ظالم شعلوں کا طعمہ بنگیا۔ اسی طرح یہ لوگ اُس سرداب کے جاگزین کو چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں ۔ کاش یہ لوگ پکارتے جاتے اور روتے جھینکتے رہتے ہمارا کیا حرج تھا اگر کوئی مضرت اور بد نتیجہ اس سے پیدا نہ ہوتا تو ہماری بلا سے اپنی قسمت کو رویا کرتے ۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ اسکا بد نتیجہ آخر کار یہ ہوتا کہ یکدفعہ ساری قوم اسلام کو رسول کو انبیاء کو آئمہ کو اوصیاء کو اور سارے ہی مذہب کو خیر باد کہکر دہریہ ہوجاتی دوستوں کو خوشوقت کرنے یا اس باطل پر ہنسانے اور باطل کو رُلانے کے لئے دو ایک سطریں اُس قابل تاسف مقام کی لکھدیتا ہوں ۔ قال الحائری المتحیر

از جملہ تکالیف عباد در زمانہ غیبت امام حجۃ اللہ الاکبر المہدی المنتظر علیہ السلام دعا کردن ست برائے حفظ وجود مبارک آنجناب علیہ السلام از شرور شیاطین انس وجان و دعا برائے تعجیل قیام و خروج و ظہور موفور السرور آنحضرت الخ اور عجیب دعائیں اور شعریں رات دن اس انتظار جانکاہ میں پڑھتے ہیں ۔ میری غرض اس سے صرف اتنی ہے کہ وقت موجود ہے اور داعی مدعی موجود ہے اور خدا تعالے نے مومنوں کو انتظار کی کشاکش سے بچانے کے لئے اپنا موعود مبعوث بھی فرمادیا ہے مگر یہ لوگ ہنوز خبط عشوا سے باز نہیں آتے اور موہوم اُمیدوں میں وقت ضائع کررہے ہیں ۔ خدا تعالے انپر رحم کرے کہ حقیقی علی اور مہدی منتظر کو حضرت مرزا غلام احمد ؑ کی پاک شبیہ میں شناخت کرلیں اور ناجائز تمناؤں کے وسیلہ سے اسلام کی عزت کو اپنے ہاتھ سے خاک میں ملانے والے نہ ٹھیریں ۔ غرض حدیثوں کے مجموعہ پر تاسف کرتے کرتے قرآن کریم کے محامد اور تمجید کی طرف متوجہ ہوگئے ۔ فرمایا اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ ناز ایمان و اعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے مُنہ بھی نہ دکھا سکتے ۔ فرمایا میںنے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھپر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اسکے ساتھ شریک کی جائیں گی ۔ اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کیلئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی ۔ اور فرمایا فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھیرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی ۔ فرمایا اور بڑے جوش اور تاکید سے فرمایا کہ اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو اور فرمایا بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کیطرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے ۔ فرمایا ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہوجائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کردیں ۔ فرمایا بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے ۔ فرمایا اسوقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے ۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھیر نہ سکے گی ۔ میں کہتا ہوں درحقیقت یہی ایک ہتھیار ہے جو اب بھی کارگر ہے اور ہمیشہ کے لئے کارگر ہوگا اور پہلے بھی قرن اول میں یہی ایک حربہ تھا جو خود حضور سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کے ہاتھ میں تھا ۔ مبارکی اور صد ہزار مبارکی ہے اُس قوم کو جو اسکے اختیار کرے اور اسی یگانہ کتاب کو اپنا مایہ ایمان قرار دینے میں ذرا بھی تردد اور تذبذب میں نہیں پڑی بڑے جوش اور خوشی سے آگے

پڑھکر اس فرقان اور نور کو لبیک کہا اے مسیح موعود کی برگزیدہ جماعت خدا تعالےٰ کی صلوات اور سلام تجھپر ہوں اس زمانہ میں تمھارے سوا کوئی قوم نہیں ہرگز ہرگز کوئی قوم نہیں جسکو قرآن شریف کے لاشریک ماننے میں اور ایمان و اعتقاد کو اس کے غیر پر موقوف و منحصر نہ ماننے میں ذرا بھی پس وپیش ہو۔ تم پوری دلی قوت اور شرح صدر سے اسکو قبول کرسکتی ہو اور قبول کرلیا ہے اس لئے کہ تمھارے عقیدہ کی بنیاد انسانو پر نہیں رکھی گئی جنکی تائید میں مخفی رنگوں کے انسانوں کی احتیاج ہو دانت پیسنے اور رونے کا محل شیعوں اور ان کے مثیلونکے لئے ہے جنھوں نے پہلے خونی مسیح تراشے۔ ناپاک امنحوس زمین و آسمان کے مالک دجّال تراشے اور ڈان کو کزوٹ کی طرح موہوم موعود مہدی یا خیالی نائٹ وضع کئے جنکی تائید نہ آسمان کرسکتا ہے اور نہ اُن کے بار وجود کو زمین کی پیٹھ اُٹھا سکتی ہے۔ ان طریقوں پر واویلا جو قرآن کریم کی راہ میں روک ہوں کہ ان مذہبوں کو ہشیار کیا جاوے تو قرآن باطل اور بے سود اور غیر ضروری ٹھہر جائے۔ حدیثوں کے مجموعے نہ رہیں نہ رہیں مہدی اور جھوٹے خدا دجّال کی حدیثیں برباد ہوں برباد ہوں اس سے ضرر ہے تو باطل فرقونکو قرآن ہی رہا اور قرآن ہی رہیگا اور قرآن ہی کا جلال ظاہر ہوگا اسلئے کہ یہی ایک کتاب ہے جسکی شان میں ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون مبارک اُس پاک انسان کو جسنے قرآن کی سلطنت پھر دنیا میں بحال کردی اسی طرح جیسے پہلے تھی بعد اسکے کہ بیداد گر غاصبوں نے اسکی جگہ انسانی ہاتھوں کی کاریگریوں (حدیثوں) کو بٹھا دیا۔ اور مبارک صد ہزار مبارک ان لوگوں کو جنھوں نے اس جری اللہ غیورۃ اللہ کو قبول کیا۔

اللھم صل علی محمد وال محمد

۱۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء

مدرسہ کیلئے اپنے بھائیوں کی خدمت میں ایکدفعہ پھر التماس

الحکم کے کسی گذشتہ نمبر میں مخدومنا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف سے ایک چٹھی اپنے بھائیوں کے نام شائع ہوئی تھی جسمیں مدرسہ تعلیم الاسلام کی چند در چند ضروریات کا ذکر کرکے اور مدرسہ کے فنڈ کے غیر مستقل حالات کی طرف توجہ دلاکر مولانا صاحب موصوف نے مجلس منتظمہ مدرسہ کی طرف سے ایک درخواست اپنے بعض مخلص اور ذی ثروت بھائیوں کی خدمت میں پیش کی تھی کہ وہ کونسل ٹرسٹیان مدرسہ ہذا کے ممبر ہونا منظور فرماویں تا اس سے دوہرا فائدہ حاصل ہو۔

اوّل۔ اہم معاملات مدرسہ اور مدرسہ کی بہتری کی تجاویز میں کمیٹی انکی رائے سے فائدہ اُٹھا سکے۔

دوئم اس چندہ سے جو ٹرسٹیان بحساب پانچروپیہ ماہوار فنڈ مدرسہ میں عنایت فرماویں گے مدرسہ کی آمدنی کی صورت مستقل ہوجاوے گی اور بہت ساری مالی مشکلات جو کمیٹی کی تشویش کا موجب ہورہی ہیں دور ہوکر انتظام مدرسہ کی بہتری کا باعث ہوں گے۔ اس وقت ۱۹ صاحبوں کے نام تجویز کئے گئے تھے اور اگرچہ ہم اپنے ان مخلص بھائیوں کی خاموشی سے یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ انھوں نے ٹرسٹی ہونا منظور فرمالیا ہے۔ مگر باضابطہ کارروائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب صاحب باضابطہ طور پر اپنی منظوری سے سکرٹری مجلس یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو اطلاع دیویں اور نیز زرچندہ ماہوار یا ششماہی سال تمام کا ارسال فرماکر مجلس کے مشکور اور عنداللہ ماجور ہوں۔ اور یہ کارروائی اب بہت جلد ہونی ضروری ہے تاکہ کونسل ٹرسٹیان کی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ تجویز ہو جائیں۔ نیز پہلے اخبار میں چند بھائیوں کے نام رہ گئے تھے۔ لہذا اب اُنکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھی اس کارثواب میں بہت جلد شریک ہو[illegible]ٹرسٹی ہونا منظور فرماویں۔ ان احباب کے نام ذیل میں درج ہیں۔

راجہ شیر محمد خان صاحب۔ بی۔ اے۔ جموں
بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک۔ انبالہ چھاونی
بابو نبی بخش صاحب سٹور کیپر شملہ
میاں خدا بخش صاحب شملہ صوفی کرم الٰہی صاحب

اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ یہ مدرسہ صرف اپنے بھائیوں کے چندہ پر ہی چلتا ہے لہذا ہمارے بھائیونکو اسطرف بہت توجہ چاہئے۔ کیا ہی خوب ہو کہ ہر ایک شہر میں اعانت مدرسہ کے لئے کمیٹی کرکے ہمارے تمام بھائی تھوڑا تھوڑا ماہوار چندہ اپنے ذمہ ڈالیں جو مہینہ بھر ایک امین کے پاس جمع ہوتا رہے اور ہر ماہ کے اخیر میں فنڈ مدرسہ میں پہونچ جایا کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس التماس پر ہمارے بھائی ضرور توجہ فرماوینگے مگر صرف اتنی توجہ نہو کہ اس عرضداشت کے ختم ہونے تک وہ بھی ختم ہوجاوے بلکہ اسقدر درکار ہے کہ اسکا کچھ عملی نتیجہ بھی ظہور میں آوے۔ عمارت مدرسہ ہائی سکول اور بورڈنگ کی ضرورتوں کیلئے پہلے ہی ناکافی تھی اسپر غیر متوقع زور کی بارشوں نے تو تعمیر شدہ حصہ عمارت کو جو پانی کے کنارہ پر تھا گرا دیا اسلئے اب اسکی مرمت کیلئے اور عمارت کو بڑھانے کے لئے سخت ضرورت روپیہ کی درپیش ہے۔ کمیٹی نے ارادہ کیا ہے اور حضرت اقدس نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے کہ ہمارے معزز بھائی مرزا خدا بخش صاحب پنجاب کے چند شہروں میں دورہ کرکے اپنے بھائیونکو ان ضروریات

بیعت

محمد عالم صاحب - افریقہ
حافظ فدا حسین صاحب داروغہ - سنگرور
عبدالشکور صاحب - اماوہ محلہ گاڈی پورہ
میاں وائم صاحب دریا یم کملا ضر جھنگ
میاں ماچیا صاحب ״ ״
بلند خاں صاحب - قلعہ دیدار سنگھ
غلام غوث صاحب - کنجاہ - ضر گجرات
حافظ ہدایت اللہ صاحب ״ ״
عبدالرحمن صاحب - ڈیرہ غازی خان
فضل الرحمن صاحب ہیلاں ضر گجرات
عبدالعزیز صاحب ״ ״
احمد دین صاحب جلہ جاہ ضر ملتان
محمد سلطان صاحب - رنگڑ - گوجرانوالہ
خدا بخش صاحب برچھا اٹارا - ملتان
نور محمد صاحب ״ ״
غلام محمد صاحب - کالہ - جہلم
میاں شہادت صاحب - بستی دریام کملا جھنگ
میاں اعظم صاحب ״ ״
غلام مرتضیٰ صاحب امرپور ملتان
میاں زمان صاحب ״ ״
نور احمد صاحب ״ ״
محمد خان صاحب - جلال الدین صاحب
محمد عبداللہ خان صاحب طالب علم
محمد افضل صاحب موذن مسجد
شجاعت علی صاحب جھبٹل ضر جہلم
غلام محمد صاحب - افریقہ
رولیجاں - لدھیانہ -
محمد مراد صاحب - ڈب کلاں - جھنگ
قاضی غلام حسین صاحب - جٹال راولپنڈی
میاں عبداللہ صاحب نومسلم - لدھیانہ
محمد اسمعیل صاحب - ״
مفتی نور احمد صاحب شادیوال - گجرات
فتح شاہ صاحب بخش اللہ صاحب
دولت خاں صاحب - قلات - محرر
پولیٹیکل محکمہ صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ
عبدالرحمن صاحب سیالکوٹ سب پوسٹماسٹر لنڈی کوتل
حسام الدین صاحب - قادوراتی - ملتان
قاضی حبیب اللہ صاحب چھاونی بیانیر پلٹن ۲۳
محمد برکت علی صاحب سیالکوٹ
غلام محمد صاحب لالیاں - جھنگ
غوث محمد صاحب - رانسو ضر گوجرانوالہ حال افریقہ
فضل حسین صاحب لاہور بازار حکیماں
عبدالاکبر - خزانہ -

اشتہار
سررشتہ میونسپل کمیٹی امرتسر

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء سے شروع ہوکر ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اسلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاویگا اور مبلغ پانسو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا۔

اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوالے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونی چاہیے ورنہ قابل انعام تصور نہ نہیں ہوں گے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودہ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاویگا یعنی ۲۱-۲۲-۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ دوہکر وزن کیا جاوے گا - اور نیز نیلام اسپان بھی حسب دستور سابق ہر موقعہ پر ہوگا - فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاویگا واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لیجانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاویگا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصولیابی قیمت کے رہے گی -

دستخط

المشتہر
مسٹر - جے جی - ایکب صاحب بہادر
سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر
۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پربال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ے خالص ممیرا فی ماسہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئی نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم سانگلی صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ انم دیوی بعمر ۴۴ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پربال پڑنے سے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں آنکھیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴۔ میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائٹر کی سعی و اہتمام سے چھپکر شائع ہوا